اللہ جل جلالہ

خطباتِ فقیر

جلد چہارم

- قرآن اور تفسیر قرآن
- پیغمبر انقلاب
- نسبت کا مقام
- اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیریں
- فلسفہ علم
- تصنیف وتالیف کی اہمیت
- خشیت الٰہی
- شب برأت کی فضیلت
- انسان کی چار بڑی غلطیاں

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مفکرِ اسلام

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ

مکتبۃ الفقیر

223 سنت پورہ، فیصل آباد

+92-041-2618003

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	قرآن مجید اور تفسیر قرآن	13
	قرآن مجید کلام اللہ ہے	13
	قرآن سچی کتاب ہے	13
	قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی امانت ہے	14
	فہم قرآن میں غلطی	15
	تفسیر بالرائے	15
	ڈاکٹر کا واقعہ	16
	فقہاء کا مقام	16
	امام ابو حنیفہ اور ستر ہزار احادیث	17
	علماء کرام اور فہم قرآن	18
	عربی گرامر فہم قرآن کیلئے کافی نہیں	19
	ذوق کے ذریعے قرآن فہمی	20
	صحابہ کرام اور قرآن فہمی	20
	امام اعظم ابو حنیفہ کی ذہانت	21
	امام اعظم ابو حنیفہ اور حاسدین	22
	نیا عنوان	25
	غیر مسلم انگریز کا واقعہ	26
	زبان کے فرق سے معنی بدل جاتا ہے	26
	اصطلاحی الفاظ کا مفہوم	27
	یہود کی غلطی	28
	ضعیف حدیث بھی قابل عمل ہوتی ہے	28
	نیا فتنہ	29
	جرح کا معیار	29
	قوت تاثیر	30
	سہولت حفظ	31
	کثرت تلاوت	32
	انبیاء کرام سے الزام دور کرنے والی کتاب	34
	قوت استدلال میں بے مثال	34
	مونس و غم خوار کتاب	35
	لا ینقضی عجائبہ	35
	لا تشبع منه العلماء	38
2	تبلیغ اور تدبر	39
	بعد از خدا بزرگ توئی	39
	انٹرنیٹ پر اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ	40
	ہندوؤں کا پروپیگنڈہ	40
	دنیا کا جغرافیائی حال	41
	خطہ عرب میں بعثت رسول کی حکمتیں	41
	سیدھے لوگوں کا خطہ	41
	وسائل کی کمی کا خطہ	43
	فصاحت و بلاغت والے لوگوں کا خطہ	43
	ہیرے کی طرح چمکدار زندگی	43
	فرانسیسی مصنف لیئی کا اعتراف	46
	حضور اکرم کی شان میں مائیکل ہارٹ کا	46
	خراج تحسین	48
	انگلش رائٹر گبن کا اعتراف	48
	مقبولیت حاصل کرنے کے تین راستے	49
	مشکل ترین راستے کا انتخاب	50
	مشقتیں اٹھانے پر انعام	50
	ابتدائے حیات میں مشکلات	51
	معاشرتی پابندیاں	52
	مصائب کی انتہا	52
	سب سے بہتر گواہ	52
	قریبی لوگوں کا قبول اسلام	53
	انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر پہلو کا حکم	53
	نبوت کی بہترین دلیل	54

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کریمانہ کی تلوار	55
	اخلاق کی تلوار	55
	ام جمیل کا قبول اسلام	56
	تین سو آدمیوں کا قبول اسلام	57
	فتح مکہ کے دن عام معافی کا اعلان	58
	عثمان بن طلحہ کا قبول اسلام	60
	حضرت عمرؓ کا قبول اسلام	61
	حضرت خالد بن ولید کا قبول اسلام	62
	جاذبیت اسلام	62
	محمدی انقلاب کی خصوصیات	62
	کم وسائل کے ساتھ انقلاب	63
	کم وقت میں انقلاب	63
	غیر خونی انقلاب	63
	کفار کا اعتراف	64
	انسان کامل	65
	رہبر کامل	66
	معلم کامل	67
	عدل نبوی ﷺ کفار کی نظر میں	68
	برطانیہ اور سویڈن کے شہزادوں کے تاثرات	69
	صداقت نبوی ابو جہل کی نظر میں	69
	ہماری ذمہ داری	69
3	[illegible]	71
	اعمال کی دو قسمیں	71
	باطن پر اعمال کے اثرات	71
	گناہوں کی وجہ سے دل کا سیاہ ہو جانا	72
	کفر اور ایمان اللہ تعالیٰ کی نظر میں	72
	دو طرح کی مخلوق	73
	نسبت کی لاج	73
	عبرتناک واقعہ	74
	عقائد کا فساد	75
	حضرت یوسفؑ کے نزدیک نسبت کا مقام	75
	مدعی اور مدعے کی معافی	76

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	نسبت کی قدر و قیمت	76
	نسبت کی وجہ سے رتبے میں فرق	77
	قرآن مجید کے تحفے کا درجہ	77
	سیدنا عیسیٰؑ کی اپنی قوم سے محبت	78
	حضرت علیؓ کا گرانقدر ملفوظ	78
	ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ کا سودا	79
	سب سے بہترین زمانہ	79
	حکیم ترمذی کا سبق آموز واقعہ	80
	سلف صالحین اور نسبت کا خیال	82
	بابی روحی کی نسبت	82
	حضرت عمرؓ کے نزدیک نسبت کا مقام	83
	نسبت کے احترام سے ولایت ملنے کا واقعہ	83
	بعض مشائخ کا معمول	85
	صاحب نسبت بزرگ کے تحفے کا اکرام	85
	نسبت کے احترام پر گناہوں کی بخشش	86
	تصوف کا مقصد	87
	نسبت کا مقام	87
	نسبت انعکاسی	87
	نسبت القائی	88
	نسبت اصلاحی	89
	نسبت اصلاحی کی برکات	89
	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی عاجزی	89
	نفس کا اژدھا کیسے مرا؟	91
	ایک عجیب مثال	92
	مرید کا امتحان لینے کا مقصد	92
	نسبت اتحادی	93
	سیدہ صدیقہ کبریٰؓ کی نسبت اتحادی کے دلائل	93
	دلیل نمبر1	94
	دلیل نمبر2	94
	دلیل نمبر3	94
	دلیل نمبر4	95

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	دلیل نمبر5	96
	دلیل نمبر6	97
	نسبت اتحادی میں وراثت	98
	ایک علمی نکتہ	98
	نسبت حاصل کرنے کے ذرائع	99
	اسم اعظم کی حقیقت	100
	نسبت کے لئے برتن کی صفائی	100
	شیخ آئینے کی مانند ہوتا ہے	101
	بحرِ فکر	101
4	**اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیریں**	103
	تقویٰ کیسے نصیب ہوتا ہے	103
	گناہوں سے بچنے کی اہمیت	104
	خوف خدا کے درجات	104
	عوام الناس کا خوف	105
	صالحین کا خوف	105
	عارفین کا خوف	106
	اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی	107
	سیدنا صدیق اکبرؓ اور خوف خدا	107
	لفظ خفیہ تدبیر کا مفہوم	107
	خیر اور شر کی تقدیریں	108
	خیر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر	108
	ایک محدث کی بخشش	108
	ادب کی وجہ سے بخشش کا وعدہ	109
	تہجد خوانوں کی بخشش	
	روز محشر شیطان کی خوش فہمی	
	کلمہ طیبہ کی برکت سے بخشش	110
	نوافل کی برکت سے بخشش	111
	بخشش کی انتہا	112
	شر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدابیر	113
	شر کی خفیہ تدبیر کی علامت	114
	ایک سالک کا عمر تک الہام	114
	قرب قیامت کی ایک علامت	114
	حضرت شیخ السندیؒ پر خشیت الٰہی	115
	اللہ والوں کی آہ و زاری	116
	آخر یہ خوف کب تک؟	116
	شیخ عبداللہ اندلسیؒ کا سبق آموز واقعہ	117
3	اللہ والوں کی شب بیداری	119
	اعتراف جرم	120
5	**فلسفہ علم**	121
	تخلیق انسانی کا مقصد	121
	علم کی ضرورت	122
	انسانی بدن میں اعضاء کی تین قسمیں	123
	اعضاء ترکیب میں حکمت	124
	تحصیل علم ایک فطری جذبہ ہے	125
	علم ایک نور ہے	125
	پہلی وحی میں تحصیل علم کی تلقین	126
	علماء کرام کا احسان	126
	علم اور معلومات میں فرق	127
	بے عمل پیر اور بے عمل عالم شریعت کی نظر میں	127
	عمل کی ضرورت	128
	علم میں وزن عمل کی وجہ سے	128
	کائنات کی سعادتوں کا عنوان	129
	حضرت یوسفؑ فرش سے تخت پر کیسے بیٹھے	130
	ملکہ بلقیس کا تخت علم کے بدولت	131
	اخلاص اور استقامت کی ضرورت	132
	علم کی شان	133
	حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کا استقلال ملا کے تھی	134

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حضرت اقدس تھانویؒ کا استغنائے قلبی	134
	ایک دلچسپ اصلاحی مکالمہ	135
	ایک تحریر کی وضاحت	136
	خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی محفل سماع کا منظر	136
	شیخ ضیاء الدین سنامیؒ اور سنت کا ادب	137
6	تصنیف و تالیف کی اہمیت	139
	دین اسلام کی شان	139
	ادیان عالم کے زوال کی وجہ	139
	دین اسلام کی حفاظت	140
	انگریزی پڑھے لکھے لوگوں کی عجیب سوچ	140
	غلامی کے دو سو سال	141
	نیویارک میں ایک جاہل عالم کی بدزبانی	141
	حق کی فتح	142
	عظیم شہید مفتی اعظم	143
	ترکی میں مساجد کی بے حرمتی	143
	عورتوں کی زبوں حالی	143
	دل ہلا دینے والا واقعہ	144
	عروج حسینی	144
	امریکی مسلمانوں کی سرگزشت	145
	علماء کی ذمہ داری	146
	محمدی امت کی قربانیاں	146
	تقریر اور تحریر کا فیض	146
	ہدایہ کا فیض	147
	قدوری شریف کا فیض	147
	امت کا خزانہ	147
	اسلام کے خلاف کتابوں کی تصنیف	153
	قرآن مجید کی طباعت	148
	کاغذ میں اسلامی کتب کی تصنیف	148
	ہماری ذمہ داری	149
	امت محمدیہ کی دو خاص نشانیاں	149
	سلف صالحین میں تصنیف و تالیف	149
	رسالہ شاطبیہ کا فیض	150
	بخاری شریف کا فیض	151
	مشکوٰۃ شریف کا فیض	151
	علمائے امت کی حیثیت	151
	تدریس کے لئے امریکن سسٹم	152
	ایک جاہل عالم کا تفسیر لکھنا	153
	جاہل عالم کی بیوی کی زبوں حالی	153
	مطلوبہ کتابوں کی ترتیب کا اندازہ	154
	کینیڈا میں علماء کی محنت کا نتیجہ	155
	حضرت اقدس تھانویؒ کا تحریری فیض	156
	دوسرے خلفاء	157
	ایک فارغ التحصیل عالم کی زبوں حالی	157
	اکابرین امت میں مطالعہ کا شوق	158
	عہد حاضر میں علماء کی خدمات	159
	غور و فکر	160
	قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کا تحریری فیض	160
	مولانا اشتیاق حسین کا تحریری فیض	161
	دینی مدارس کیوں بند ہو گئے	161
	علمی سرمایہ سے محرومی	162
7	خشیت الٰہی	163
	خشیت کسے کہتے ہیں	163
	اعضائے انسانی پر خشیت کا اثر	164

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	جہنم کی آگ کی شدت	164
	دنیا کی آگ اور جہنم کی آگ	165
	حقیقی مومن کون؟	166
	خشیت کی مختلف صورتیں	166
	نماز میں خشیت	166
	ذکر اللہ میں خشیت	167
	اللہ تعالیٰ کی محبت میں آہیں بھرنا	167
	لو کسے کہتے ہیں؟	167
	اچھے سالک کی پہچان	168
	محبوب کی نظر عنایت	169
	اللہ تعالیٰ کی محبت	169
	عوام الناس کے دل میں خشیت	170
	اللہ والوں کے دل میں خشیت	170
	ایک مثال سے وضاحت	172
	ایمان کی دو کل	173
	چشم اور چشمہ کے پانی کا فرق	173
	امام اعظمؒ پر خشیت الٰہی کا غلبہ	174
	رونے کی لذت	174
	رونے کی اقسام	175
	مصیبت میں رونا	175
	کسی کی جدائی میں رونا	175
	حضرت یوسفؑ کی جدائی میں اتنا غم کیوں	176
	ایک اور نکتہ	176
	رسول اللہ ﷺ کے آنسو	177
	دمِ جدائی کے وقت صحابہ کرامؓ کا رونا	177
	یہ رونا کیسا ہے؟	179
	عبادت کے وقت رونا	179

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	تلاوت کے وقت صحابہ کرامؓ کی حالت	179
	سیدنا صدیق اکبرؓ کے دل میں خشیت الٰہی	180
	حضرت عمرؓ کے دل میں خشیت الٰہی	180
	امام شافعیؒ کے دل میں خشیت الٰہی	180
	علی بن فضیلؒ کے دل میں خشیت الٰہی	180
	سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے دل میں خشیت الٰہی	181
	حضرت شبلیؒ کے دل میں خشیت الٰہی	181
	ہماری حالت زار	181
	ایک علمی نکتہ	182
	آہ و گریہ	182
	اہل علم کی پہچان	182
	الفاظ اور حروف کا علم	183
	جسموں پر نشان	183
	رونے کی توفیق کب ملے گی؟	184
	ہماری غفلت کا نتیجہ	185
	قرآن مجید سے گواہی	185
	سب سے بڑی مصیبت	186
	گناہوں کو یاد کرکے رونا	186
	انبیائے کرامؑ کا رونا	186
	حضرت حسن بصریؒ کا رونا	187
	رابعہ بصریہؒ کا رونا	187
	حضرت عمرؓ کا رونا	187
	آخرت کی شرمندگی	187
	رونے کی فضیلت	188
	دو پسندیدہ قطرے	188
	پلکوں کے بال کی گواہی	189
	اللہ تعالیٰ کے اشتیاق میں رونا	190

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حضرت شعیبؑ کا عشق الٰہی میں رونا	190
	حضور اکرم ﷺ کا اشتیاق الٰہی میں رونا	191
	شکر کی وجہ سے رونا	192
	اُحد اور تبوک میں نبی اکرم ﷺ کا رونا	192
	امام غزالیؒ کے ملفوظات	193
	دل کی سختی	193
	دل کی سختی دور کرنے کا طریقہ	193
	ایک پتھر کا رونا	194
	عاشق کی زندگی میں رونے کی فضیلت	195
7	آج آنسو بہا لو..... ورنہ!!!	195
	ساری محفل کے گنہگاروں کی بخشش	196
	آج ہی بخشش کروا لیں	196
	اعتراف جرم	197
	رحمت الٰہی کو متوجہ کرنے والی دعا	198
8	**شب برأت کی فضیلت**	199
	قدرت الٰہی کے مظاہر	199
	تخلیق انسانی کا مقصد	201
	بندگی کسے کہتے ہیں	202
	ایک مثال سے وضاحت	202
	عالم بیداری میں زیارت نبویؐ کے لئے نسخہ	203
	خدا خفی ---- بندہ خفی	203
	ایک روپے کے سوالی کی حالت	204
	دعا کرتے وقت ہماری حالت	204
	دعا کرنے کا طریقہ	204
	دعائیں لینے کا طریقہ	205
	نوجوانوں کے دل میں ماں باپ کی حیثیت	205
	اولاد کے نمازی بننے کے لئے دعائیں	206
	ماں باپ کو تکنے کی فضیلت	206
	ماں باپ کی دعاؤں کا احترام	207
	ذرا سنبھل کر قدم اٹھانا	207
	اک ہی تمنا	207
9	رجب شعبان اور رمضان کے فضائل	208
	لفظ شعبان کی تشریح	208
	حروف کے اعتبار سے شعبان کی فضیلت	208
	رزق کے فیصلوں کی رات	209
	پندرہ شعبان کا روزہ	209
	سب خزانوں کا مالک کون	209
	ذکر الٰہی سے منہ موڑنے کا وبال	210
	پریشانیوں کی اصل وجہ	211
	اولیاء اللہ کہاں سے کھاتے ہیں؟	211
	اچھے عالم کی پہچان	211
	ایک پتھر میں روزی	212

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	ایک الہامی بات	212
	رزق سے برکت نکلنے کی وجہ	213
	ایک تاجر کا روزہ عمرہ	213
	رزق میں آئی برکت	213
	حضرت مولانا قاسم نانوتوی اور انفاق فی سبیل اللہ	214
	خواجہ عبدالمالک اور انفاق فی سبیل اللہ	215
	والد اور بیٹے کے لئے نصیحت	215
	اولاد کی تربیت کی پہلی اینٹ	216
	حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تغیر زدہ زندگی	216
	بیٹا گورنر بن گئے	217
	ایک عبرتناک واقعہ	218
	مہمان کا رزق	218
	ایک دل پھینک نوجوان کی محبت	220
	حضور اکرم کی بیٹی	222
	ایک عجیب نکتہ	223
	اللہ سے اللہ کا عشق مانگیے	223
	صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ	224
	صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت	225
	قبولیت دعا کا راز	225
	عشق کا عجیب نکتہ	225
	روز جزا کا خوف	226

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
9	**انسان کی چار بڑی غلطیاں**	227
	منزل پر پہنچنے کی دو شرائط	227
	انسان اور آسائش	228
	پہلی غلطی	228
	38ویں فل کا غم	229
	انسان کے لالچ کی انتہا	229
	دوسری غلطی	230
	امریکہ میں بڑھاپے پر محنت	230
	خلاء میں سبزیاں اگاؤ!	230
	زیور، نمائش اور کھیرے پر محنت	231
	گملے میں بڑ کا درخت	231
	گھاس کی صنعت	232
	امریکہ میں باغ کا ایک منظر	232
	خلائی جہاز میں سفر کی تیاری	232
	تسخیر کائنات	234
	تیسری غلطی	234
	گھر سے باہر گھر میں رکتے چلو اور فکر کرو	235
	من کا اندھیرا	236
	چوتھی غلطی	237
	دل پر محنت کرنے کی وجہ	237
	کیلیفورنیا میں چوری	238
	اسلامی تعلیمات کا حسن	239
	لمحہ فکریہ	239

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْاِیْمَانِ وَ شَرَحَ صُدُوْرَ الصَّادِقِیْنَ بِالتَّوْحِیْدِ وَ الْاِیْقَانِ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

اس قحط الرجال کے دور میں تزکیہ ء نفس اور تصفیہ ء قلب کا کام نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ انسان کو قدم قدم پر دعوت گناہ مل رہی ہوتی ہے۔ دل و دماغ سوچ کے ذریعے پراگندہ ہو رہے ہوتے ہیں، آنکھوں کو بے پردہ عورتیں بد نظری کے گناہ میں ملوث کر رہی ہوتی ہیں، کان موسیقی کے ذریعے زنا کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں، زبان اپنے محبوب سے ہمکلام ہو کر لذت وصل حاصل کر رہی ہوتی ہے، یوں پورا جسم سراپا گناہ بن کر اللہ رب العزت کے عذاب کو دعوت دے رہا ہوتا ہے مگر یہ اللہ رب العزت کی صفت ستاری کا صدقہ ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو رحمت کی چادر سے ڈھانپا ہوا ہے۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں اللہ والوں کا وجود مسعود ایک نعمت غیر مترقبہ ہوتی ہے۔ ان کے ملفوظات کو پڑھ کر اور سن کر دل میں جگہ دینا گویا رحمت الٰہی کو دل میں بھرنا ہوتا ہے۔

یہ کتاب عالم اسلام کے روحانی پیشوا، دنیا کے عظیم سکالر، بحر معرفت کے شناور، جمال لایزال کے شیفتہ، خاصہ ء خاصان نقشبند، سرمایہ ء خاندان نقشبندی، جامع الشریعت و الطریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت النہار و

اللیالی، کے گرانقدر خطبات کا مجموعہ ہے۔ ان خطباب شریف کا مطالعہ قارئین کو انشاء اللہ علم و حکمت، سوز عشق، ذوق ادب، اصلاح عقائد، اصلاح معاشرہ، اخلاق حسنہ، تصفیہ ء قلب، تزکیہ ء قلب، سلف صالحین کے حالات و واقعات اور کئی دیگر پہلوؤں سے فکری اور روحانی بالیدگی عطا کرے گا اور سراپا تقویٰ بن کر رہنے کی رہنمائی کرے گا۔ اس عاجز نے تمام خطبات شریف قرطاس ابیض پر رقم کر کے تصحیح کے لئے حضرت اقدس دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کیے۔ آپ نے اپنی گونا گوں بین الاقوامی مصروفیات کے باوجود نہ صرف ان خطبات کی تصحیح ہی فرمائی بلکہ ان کی ترتیب و تزئین کو پسند بھی فرمایا۔

قارئین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خطبات شریف کی ترتیب میں اگر کوئی قابل اصلاح بات نوٹ فرمائیں تو مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جاسکے۔

اس کتاب کی ترتیب میں حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب، جناب محمد سلیم صاحب، مرتب کی اہلیہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ نے بھرپور تعاون فرمایا، اللہ رب العزت ان کو اجر جزیل نصیب فرمائیں۔ اللہ رب العزت اس عاجز کو تازیست حضرت اقدس دامت برکاتہم کے ساتھ منسلک رہ کر اس فریضہ کو حسن و خوبی سر انجام دینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقیر محمد حنیف عفی عنہ

ایم اے، بی ایڈ

موضع باغ، ضلع جھنگ

قرآن اور تفسیر قرآن

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۔ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۔ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

قرآن مجید کلام اللہ ہے :-

قرآن مجید فرقان حمید اللہ رب العزت کا کلام ہے۔ انسانوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے جس طرح اللہ رب العزت کو مخلوق پر فضیلت حاصل ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے کلام کو مخلوق کے کلام پر فضیلت حاصل ہے۔ عربی کا مشہور مقولہ ہے "كَلَامُ الْمُلُوْكِ مُلُوْكُ الْكَلَامِ" (بادشاہوں کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے) یہ کتاب انسانوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانے والی ہے۔ بھولے بھٹکوں کو سیدھا راستہ دکھانے والی ہے۔ قعر ذلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو اوج ثریا تک پہنچانے والی ہے۔ بلکہ اللہ رب العزت سے بچھڑے ہوئے لوگوں کو اللہ رب العزت سے ملانے والی کتاب ہے۔

قرآن مجید سچی کتاب ہے :-

اس کتاب کو نازل کرنے والا خود پروردگار ہے۔ اللہ رب العزت اپنے بارے میں

ارشاد فرماتے ہیں "مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلاً "(اس سے زیادہ سچی بات بھلا کس کی ہو سکتی ہے) دوسری جگہ فرمایا "قُلْ صَدَقَ اللّٰہُ "(کہہ دیجئے اللہ نے سچ کہا ہے) لہذا جس ذات کا یہ کلام ہے وہ سب سے زیادہ سچی ذات ہے۔

اس کلام کو آگے پہنچانے والے حضرت جبرائیلؑ ہیں جنکی امانت و دیانت کی گواہی خود اللہ رب العزت یوں دے رہے ہیں کہ "ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ "امانت کہتے ہیں کہ اگر کوئی چیز کسی نے سپرد کی ہو تو اسے من و عن ہو بہو آگے پہنچا دینا۔ لہذا اس آیت میں اللہ رب العزت نے جبرائیل امین کی صداقت و امانت کی گواہی خود دی ہے جس رسول اکرم ﷺ ہادی برحق کو یہ کلام عطا کیا گیا ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ "(آپ تو اخلاق کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں) یہ وہ ذات ہے جس کی آنکھ کجی سے پاک ہے لہذا فرمایا "مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی "جو اپنی مرضی سے لب کشائی نہیں فرماتے۔" وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی "(وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے) قصہ کوتاہ اللہ رب العزت بھی سچے، لانے والے جبرائیل امین بھی سچے اور صاحب القرآن، پیغمبر اسلام بھی سچے۔ پس سچے کا کلام سچے کے ذریعے سچے تک پہنچا۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی امانت ہے :-

پروردگار کی یہ امانت اس کے بندوں تک ٹھیک پہنچ چکی ہے جس طرح یہ الفاظ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں اسی طرح اس کے معانی بھی اللہ رب العزت نے بیان فرما دیے ہیں چنانچہ نزول وحی کے ابتدائی دور میں جب قرآنی آیات اترتی تھیں تو نبی اکرم ﷺ ان کو یاد کرنے میں جلدی فرماتے تھے۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا "لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ○ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ "(آپ اپنی

زبان کو جلدی نہ ہلائیے۔ قرآن کا جمع کروانا ہمارے ذمہ ہے) قرآن مجید کا جمع کروانا بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا اور اس کا بیان کرنا بھی اپنے ذمہ لے لیا۔ یہ نکتہ بڑا اہم ہے جس طرح قرآن مجید کے الفاظ اللہ رب العزت کی ذمہ داری سے اس کے بندوں تک پہنچے ہیں اسی طرح ان کے معانی و مطالب بھی اللہ کے محبوب نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنچا دیئے اب قرآن دو طرح سے ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کے الفاظ بھی وحی، اسکے معانی بھی وحی۔ کسی بندے کو یہ اجازت نہیں ہے کہ قرآن مجید کو پڑھ کر خود ساختہ معانی نکالے کیونکہ صاحب کلام ہی اپنے کلام کو بہتر سمجھتا ہے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ بات کسی اور کی ہو اور مراد ہم اپنی بیان کرتے پھریں۔ لہذا الفاظ بھی وہی معتبر جو اللہ رب العزت نے نازل فرمائے اور معانی بھی وہی معتبر جو اللہ تعالیٰ کے محبوب نے بتائے۔

فہم قرآن میں غلطی :-

آجکل بعض لوگ عربی دانی کے زعم میں قرآن مجید میں اپنی منشا ڈھونڈنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی منشا کو ڈھونڈنا چاہئے کسی بندے کی منشا کو نہیں۔ جس نے یہ نکتہ سمجھ لیا وہ آج کل کے بڑے بڑے فتنوں سے محفوظ ہو گیا کیونکہ قرآن مجید کے معانی اللہ رب العزت نے خود اپنے محبوب کے ذریعے اپنے بندوں تک پہنچا دیئے ہیں اب قرآن کی تفسیر وہی کہلائے گی جو صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم ﷺ سے سیکھی اور یوں اوپر سے نیچے امت میں چلی آئی ہو۔ لہذا جو علوم نبی اکرم ﷺ سے ہمیں مل چکے ہیں انہی علوم کو آگے پہنچانے کا نام تفسیر ہے۔

تفسیر بالرائے :-

اپنی رائے سے قرآن مجید کی کسی آیت کا کوئی مفہوم ٹھہرا لینا تفسیر بالرائے کہلاتا

ہے اور تفسیر بالرائے کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے "مَنْ فَسَّرَ الْقُرآنَ بِرَأیِهٖ فَقَدْ کَفَرَ" (جس نے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اس نے کفر کیا) بلکہ علماء نے لکھا ہے اگر کسی آدمی کو تفسیر معلوم نہ تھی اور اس نے اپنی عقل سے معانی سوچ لئے اور وہ معانی ٹھیک بھی نکلے مگر اس نے کہا کہ میرے خیال میں یہ تفسیر ہے تو اس کلام میں بھی اس نے غلطی کر دی اس نے تفسیر اپنی طرف منسوب کیوں کی۔ ہم کون ہوتے ہیں۔ یہ کہنے والے کہ میرے نزدیک ایسا ہے۔

ڈاکٹر کا واقعہ :-

قرآن پاک کی اس آیت سے انگریزی خواں طبقہ کو دھوکہ لگتا ہے "وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرآنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ" (ہم نے قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے کوئی سمجھنے والا) چنانچہ ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے جس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے آسان بنایا ہے ہمدے اس کو کیوں مشکل بناتے ہیں؟ میں نے کہا، کیا مطلب ہے؟ کہنے لگا وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرآنَ میں نے کہا فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ میں "مُدَّکِرٍ" کا لفظ کیا ہے؟ کس قانون سے ذال کا حرف دال سے تبدیل کیا گیا ہے اس کو اس لفظ کی حقیقت کا پتہ ہی نہ تھا پھر میں نے اسکو سمجھایا کہ قرآن ذکر ہے، نصیحت ہے۔ قرآن نصیحت کے طور پر سمجھنا آسان ہے لیکن جہاں تک احکام و مسائل کے استنباط کا تعلق ہے یہ کام فقط ان علماء کرام کا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم میں رسوخ عطا فرمایا ہو۔

فقہاء کا مقام :-

قرآن پاک کی آیات میں غور و خوض کر کے معانی و مطالب بیان کرنا فقہاء امت کا کام ہے۔ چنانچہ فقہاء نے وضو والی آیت سے ایک سو سے زائد مسائل نکالے ہیں۔

قرآن مجید کی گہرائی دیکھیں کہ ایک آیت میں ایک سو سے زائد مسائل کا حل مل گیا ہے۔ مگر اس کے لئے فقاہت و دانش کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ جسے یہ دولت عطا فرماتے ہیں اسے خیر کثیر عطا فرماتے ہیں۔ اور یہ ہر بندے کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ اس موقعہ پر محدثین بھی فقہاء کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کر دیتے ہیں کہ جو سمجھ قرآن و حدیث کے بارے میں فقہاء رکھتے ہیں وہ ہمارے پاس نہیں ہے کیونکہ محدثین نے الفاظ حدیث کی حفاظت کی اور فقہاء نے معانی حدیث کی حفاظت کی ہے۔

اسی لئے امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور دوسرے حضرات فقہاء علم و دانش میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ وہ امت کے محسن تھے۔ امت کے ہر فرد کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان کے لئے مغفرت کی دعا کیا کرے۔

امام ابو حنیفہؒ اور سترہ احادیث :-

بیرون ملک ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے سنا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کو کل سترہ احادیث یاد تھیں تو کیا اس کے باوجود آپ لوگ اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں؟ عاجز نے جواب دیا کہ آپ کی بات سے پہلے تو ہو سکتا ہے کہ عاجز 100% حنفی ہو لیکن اب آپ کی بات سن کر 101% حنفی ہو گیا ہے وہ کہنے لگے کہ یہ کیسے؟ عاجز نے کہا کہ یہ بات تو پکی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی سربراہی میں چھ لاکھ مسائل کا استنباط کیا گیا تو جو شخص سترہ احادیث سے چھ لاکھ مسائل کا استنباط کرے عاجز اسے اپنا امام نہ مانے تو کیا کرے۔ جو بندہ سترہ احادیث سے چھ لاکھ مسائل نکالے عاجز تو اس کی عظمت کو سلام کرتا ہے۔ عاجز تو اپنی عقل کو ان کے قدموں میں ڈالتا ہے۔ پھر ان کی عقل ٹھکانے آئی کہنے لگے اب بات سمجھ میں آئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

امام اعظم ؒ کو وہ مرتبہ دیا تھا جو عام آدمی کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ تفسیر قرآن کے بارے میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے۔اس کتاب کے وہی معانی قبول ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں ان کو سمجھنے کے لئے علماء کے پاس جانا پڑے گا اور انکی صحبت میں بیٹھ کر سیکھنا پڑے گا۔ فقط کتاب پڑھ کر ہم نہیں سمجھ سکتے ہر بندے کی سمجھ اور دانش مختلف ہوتی ہے۔ جو سمجھ ہمارے اکابر کو حاصل تھی وہ ہمیں تو حاصل نہیں ہے اس لئے ہمیں اپنے اکابر کے ساتھ نتھی رہنا چاہئے اسی میں بھلائی ہے جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے "اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ" (تمہارے اکابر کے ساتھ رہنے میں برکت ہے)

اس لئے اپنے بڑوں کے ساتھ علمی طور پر نتھی رہنا بندے کی ہدایت کے لئے ضروری ہے جس کا علمی رشتہ اپنے اکابر سے ٹوٹ گیا وہ کٹی پتنگ بن گیا۔ شیطان کسی وقت بھی اسے ورغلا سکتا ہے۔یہ تفہیم اور تدبر کے لفظ بندے کو گمراہ کرتے پھر رہے ہیں یہ تفہیم قرآن اور تدبر قرآن نہیں ہے کہ انسان عربی دانی کے زور پر قرآن سمجھنے کی کوشش کرے۔

علماء کرام اور فہم قرآن :-

عوام الناس کا درجہ تو یہ ہے کہ قرآن سننے سے انہیں اسقدر پتہ چل جائے کہ اس میں جنت یا جہنم کا تذکرہ ہے یعنی موٹی موٹی نصیحت کی باتیں سمجھ میں آنی چاہئیں۔رہے علماء وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ (جن کو اللہ تعالیٰ نے علم میں رسوخ کا درجہ عطا فرمایا ہے) وہ آیات کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر معانی و مطالب کے موتی نکالا کرتے ہیں۔ احکام کی بات کرنا، مسائل کا استنباط کرنا علماء کا کام ہے۔ عوام الناس کو اس سے واسطہ ہی نہیں ہے یہ وہی کر سکتا ہے جس کی زندگی اس علم کے حصول میں

گزری ہو۔

عربی گرائمر فہم قرآن کے لئے کافی نہیں :-

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے پندرہ علوم کی ضرورت ہے۔ صرف عربی دانی کے زور پر یا صرف کتاب پڑھ کر اس کے معانی کو سمجھنا گمراہی کا باعث ہے۔ دیکھئے قرآن پاک کی ایک آیت ہے وَالنَّجْمُ وَ الشَّجَرُ يَسْجُدَانِ۔ تین الفاظ ہیں۔ نجم، شجر اور یسجدان۔ یہ تینوں الفاظ اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں اس کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ ستارے اور درخت سجدہ کرتے ہیں اور یہ بالکل غلط ہے کیونکہ مفسرین نے لکھا ہے "نجم" کا معنی جس طرح ستارہ ہے اسی طرح بے تنا درخت کو بھی نجم کہتے ہیں۔ مطلب اس آیت کا یہ ہوا کہ بے تنا درخت (بیلیں) اور تنے والے درخت دونوں اپنے پروردگار کو سجدہ کرتے ہیں۔ اسی طرح قرآن پاک کی ایک آیت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ قُولُوا قَوْلاً سَدِيدًا o يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ۔ اس آیت میں يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ "کا مطلب کیا ہے؟ بظاہر مفہوم یہ ہے کہ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا۔ مگر یہ مطلب مراد نہیں ہے بلکہ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ کا مطلب ہے کہ تمہارے اعمال کو قبول کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا۔ لفظ اصلاح ہے مگر مفسرین نے اس کے معنی قبول کرنا بیان فرمایا ہے۔ یہ بات واضح ہوگئی کہ ظاہری الفاظ سے مقصود خداوندی کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ منشاء خداوندی کو سمجھنے کے لئے اس آقا کے در پر جانا پڑے گا جس کو پروردگار عالم نے اسی مقصد کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس کے در کی چاکری کرنا پڑے گی۔ ہمیں ادھر رجوع کرنا پڑے گا۔

ڈاک کے ذریعے قرآن فہمی :-

آج وہ وقت آگیا ہے کہ ڈاک کے ذریعے قرآن سمجھنے سمجھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ فوج کے ایک میجر صاحب سلسلہ میں داخل ہوئے انہوں نے خط لکھا کہ حضرت! میری زندگی تو بدل گئی ہے اب میں قرآن پاک سیکھنا اور سمجھنا چاہتا ہوں فلاں اکیڈمی خط و کتابت کے ذریعے سکھاتی ہے۔ عاجز سن کر حیران ہوا کہ یہ ایک نیا تماشا ہے۔ اس قسم کی تمام تحریکیں عوام الناس کا تعلق علماء سے کاٹنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ گویا عوام الناس کو علماء سے کاٹ دو اور کہو کہ خود کتاب کا سمجھنا تمہارے لئے کافی ہے۔ یہی چیز عوام الناس کے لئے گمراہی کا سبب بنتی ہے۔

صحابہ کرامؓ اور قرآن فہمی :-

صحابہ کرامؓ نے قرآن مجید خود نہیں سمجھا بلکہ نبی اکرم ﷺ نے سمجھایا ورنہ عربی تو ان کی مادری زبان تھی۔ صرف کی گردانیں اور نحو کے قاعدے انہیں پڑھنے کی ضرورت نہ تھی۔ یہ قرآن ان کی زبان میں نازل ہوا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ۔ اس کے باوجود خود صحابہ کرامؓ نبی ﷺ سے پوچھتے تھے کہ فلاں آیت سے مراد کیا ہے؟

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ اس امت کی فقیہہ اور علوم نبوت کو حاصل کرنے والی خاتون تھیں۔ ان کو قرآن پاک کی ایک آیت کے مفہوم کو سمجھنے میں غلطی لگی۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک مرتبہ پوچھا "مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ" (جس آدمی نے کوئی برا عمل کیا ہو اس کو اس کی سزا ملے گی) اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر بندے کو جہنم کی سزا ملے گی کیونکہ ہم میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس سے کوئی غلطی نہ ہوئی ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بندے کو جو پریشانی یا مصیبت آجاتی ہے یا بیماری آجاتی ہے وہ اس بندے کے لئے گناہوں کا کفارہ

بن جاتی ہے۔ تب ان کا مغالطہ دور ہوا۔

بھلا جن کے سامنے قرآن نازل ہوتا تھا، جن کے بستر پر قرآن نازل ہوتا تھا، جن کو نبی اکرم ﷺ کی صحبت نصیب تھی اگر ان کو قرآن کا مفہوم سمجھنے میں غلطی لگ سکتی ہے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے تو آج ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم عربی دانی کے زور پر قرآن سمجھ سکتے ہیں یا آج تفاسیر میں سب کچھ آگیا ہے، مولانا کے پاس مسجد میں جانے کی کیا ضرورت ہے؟

آیئے آپ کو سلف صالحین کی فہم و دانش کے چند واقعات سنائیں۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ کی دانش :-

ایک مرتبہ امام ابو حنیفہؒ تشریف فرما تھے کہ ایک بوڑھا شخص آیا اور کہنے لگا۔ واؤ او واوین؟ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا "واوین"۔ وہ "لا و لا" کہہ کر چلا گیا۔ شرکاء مجلس کے پلے کچھ نہ پڑا حالانکہ ان کا علمی مرتبہ بہت بلند تھا۔ ان میں امام ابو یوسفؒ جیسے کثیر الحدیث محدث بھی تھے، قاسم بن معنؒ اور محمد بن حسنؒ جیسے عربی ادب کے ماہر تھے، امام زفرؒ، عافیہ بن یزیدؒ جیسے قیاس اور استحسان کے بادشاہ تھے اور امام داؤد طائیؒ جیسے زہد و تقویٰ کے پہاڑ تھے مگر اشاروں کی یہ بات ان کی سمجھ میں بھی نہ آئی۔ بالآخر امام ابو حنیفہؒ سے دریافت کیا کہ اس بوڑھے نے کیا پوچھا تھا؟ آپؒ نے فرمایا! اس نے التحیات کے بارے میں سوال کیا تھا کہ "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ" میں دو واؤ ہیں، وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ میں دو واؤ والا التحیات پڑھوں یا ایک واؤ والا۔ تو میں نے کہا "واوین" یعنی دو واؤ والا۔ اس نے خوش ہو کر کہا کہ واقعی آپ کا علم شجرہ طیبہ کی طرح ہے "اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ" پھر کہنے لگا "لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ" اور لا ولا کہہ کر اشارہ کر دیا کہ آپ کے علم کی مثال نہ مشرق میں ہے

اور نہ مغرب میں ہے۔

امام اعظمؒ ایک مرتبہ درس دے رہے تھے کہ ایک عورت آئی جو کوئی مسئلہ پوچھنا چاہتی تھی مگر مردوں کی وجہ سے شرما گئی اور ایک بچے کے ہاتھ سیب بھیج دیا جس کا کچھ حصہ سرخ تھا اور کچھ زرد۔ حضرتؒ نے سیب کاٹ کر واپس دے دیا تو وہ عورت چلی گئی۔ لوگوں نے ماجرا پوچھا فرمایا، وہ عورت حیض کا مسئلہ پوچھنے آئی تھی مگر تمہاری وجہ سے شرم و حیا مانع ہوئی اس لئے الفاظ میں مسئلہ پوچھنے کی بجائے سیب پیش کر دیا کہ کیا عورت کے حیض کے خون کی رنگت زرد ہو جائے تو غسل کر سکتی ہے یا نہیں؟ میں نے سیب کاٹ کر سفیدی دکھادی کہ جب تک زردی سفیدی میں نہ بدلے اس وقت تک غسل نہیں کر سکتی۔ ان باتوں کو کون سمجھے؟ ایسے حضرات کے حاسدین بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ دنیا میں جتنا کوئی بڑا ہوگا اس کے حاسدین بھی اتنے زیادہ ہوں گے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حاسدین :-

امام اعظمؒ کے حاسدین دو طرح کے تھے۔ بعض لوگ ان کی علمیت اور قبولیت کی وجہ سے حسد کرتے تھے، ایسے لوگوں کا کوئی علاج نہیں ہوا کرتا۔ جیسے ایک شخص آیا اور کہنے لگا حضرتؒ! ہم نے سنا ہے کہ آپؒ مسائل کا جواب دیتے ہیں فرمایا! ہاں پوچھو۔ کہنے لگا کہ آپؒ بتا سکتے ہیں کہ پاخانہ کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے؟ کوئی شریف انسان بھلا ایسا سوال کر سکتا ہے؟ مگر حاسد تھا ایذا دینا چاہتا تھا۔ امام صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی سمجھ دی تھی۔ فرمایا! اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ وہ حیران ہوا اور دلیل پوچھی۔ فرمایا نمکین چیز پر کبھی کبھی نہیں بیٹھتی۔

اسی طرح ایک مرتبہ حاسدین نے امام ابو حنیفہؒ کی ذلت و رسوائی (Public In-sult) کا پروگرام بنایا کیونکہ آخری وار یہی ہوتا ہے۔ یہی کام منافقین نے کیا تھا کہ نبی

اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہؓ پر بہتان باندھا تھا۔ اسی طرح قارون نے بھی حضرت موسیٰؑ کے لئے اسی قسم کا حیلہ کیا تھا کہ ایک عورت کو آمادہ کیا کہ جب حضرت موسیٰؑ بیان کرنے کے لئے کھڑے ہوں تو مجمع میں کہہ دینا کہ انہوں نے مجھ سے گناہ کا مطالبہ کیا تھا۔ بے عزتی ہو جائے گی تو مجھے زکوۃ نہیں دینی پڑے گی۔ تاریخ میں اس قسم کے واقعات بہت ہیں۔ چنانچہ حاسدین نے سوچا کہ امام ابو حنیفہؒ کے دامن پر ایسا دھبہ لگا دیا جائے کہ لوگ بدظن ہو جائیں۔ لہٰذا انہوں نے ایک جواں عمر بیوہ عورت سے رابطہ کیا کہ کسی حیلہ سے امام صاحب کو اپنے گھر بلا، ہم تمہیں اس کے بدلے میں بھاری رقم ادا کریں گے۔ عورت بیچاری پھسلتی بھی جلدی ہے اور پھسلاتی بھی جلدی ہے۔ وہ جھانسے میں آگئی۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ جب رات کو گھر جاتے وقت اس عورت کے گھر کے سامنے سے گزرے تو عورت باپردہ ہو کر نکلی اور کہنے لگی، امام ابو حنیفہ! میرا خاوند فوت ہو رہا ہے وہ کوئی وصیت کرنا چاہتا ہے اور وہ وصیت میری سمجھ میں نہیں آرہی خدا کے لئے آپ وہ سن لیں۔ آپ گھر میں داخل ہوئے، عورت نے دروازہ بند کر دیا کمروں میں چھپے ہوئے حاسدین باہر آگئے اور کہنے لگے ابو حنیفہؒ آپ رات کے وقت ایک علیحدہ مکان میں اکیلی نوجوان عورت کے پاس برے ارادے سے آئے ہیں۔

چنانچہ اس عورت کو اور امام اعظمؒ کو لوگوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ حاکم وقت تک بات پہنچی تو اس نے کہا انہیں فی الحال حوالات میں بند کر دیا جائے۔ میں صبح کے وقت کارروائی مکمل کروں گا۔ امام اعظمؒ اور اس عورت کو ایک تاریک کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔ امام اعظمؒ باوضو تھے لہٰذا وہ نوافل پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ جب کافی دیر گزر گئی تو اس عورت کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ میں نے اتنے پاکدامن شخص پر بہتان لگایا ہے۔ جب امام اعظمؒ نے نماز کا سلام پھیرا تو وہ عورت کہنے لگی آپ

مجھے معاف کر دیں۔ پھر اس نے ساری رام کہانی سنا دی۔ امام اعظمؒ نے فرمایا کہ اچھا جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا اب میں تمہیں ایک تدبیر بتاتا ہوں تاکہ ہم اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔ اس نے پوچھا وہ کیسے؟ آپؒ نے فرمایا کہ تم اس پہریدار کی منت سماجت کرو کہ لوگ مجھے اچانک پکڑ کر لے آئے ہیں مجھے ایک ضروری کام سمیٹنے کے لئے گھر جانا ہے تم میرے ساتھ چلو تاکہ میں وہ کام کر سکوں۔ پھر جب پہریدار مان جائے تو تم میرے گھر چلی جانا اور میری بیوی کو صورتحال بتا دینا تاکہ وہ تمہارے اسی برقعے میں لپٹ کر یہاں میرے پاس آجائے۔ عورت نے رو دھو کر پولیس والے کا دل موم کر لیا اور یوں امام اعظمؒ کی اہلیہ صاحبہ حوالات میں ان کے پاس پہنچ گئیں۔ جب صبح ہوئی تو حاکم وقت نے طلب کیا کہ امام اعظمؒ اور اس عورت کو میرے سامنے پیش کیا جائے۔ حاسدین کا جم غفیر موجود تھا۔ جب پیشی ہوئی تو حاکم نے کہا کہ ابو حنیفہ تم اتنے بڑے عالم ہو کر بھی کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہو۔ امام اعظمؒ نے پوچھا کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ حاکم نے کہا کہ آپ ایک نامحرم عورت کے ساتھ رات کے وقت ایک مکان میں اکیلے دیکھے گئے ہیں۔ امام صاحبؒ نے فرمایا وہ نامحرم نہیں ہے۔ حاکم نے پوچھا وہ کون ہے؟ آپؒ نے اپنے سسر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ان کو بلاؤ تاکہ شناخت کریں۔ وہ آئے انہوں نے دیکھا تو فرمانے لگے کہ یہ تو میری بیٹی ہے میں نے فلاں مجمع میں ان کا نکاح ابو حنیفہؒ سے کر دیا تھا۔ چنانچہ امام اعظمؒ کی خداداد فہم کی وجہ سے حاسدین کی تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی اور ان کی سازش خاک میں مل گئی۔

امام اعظمؒ کے بعض مخالفین ایسے تھے کہ جو مخلص تھے مگر اڑتی افواہوں اور سنی سنائی باتوں کی وجہ سے بدظن ہو گئے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آدمی کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی باتیں نقل کرتا پھرے۔ مشائخ نے یہاں تک فرمایا کہ اگر تمہارے سامنے کوئی آدمی آکر یہ کہے کہ فلاں آدمی نے میری

آنکھ پھوڑ دی ہے اور اسکی آنکھ واقعی پھوٹ چکی ہو تو بھی اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کو دیکھ نہ لینا، ہو سکتا ہے کہ اس بندے نے اس کی دو آنکھیں پہلے پھوڑ دی ہوں۔ آیئے امام اعظمؒ کے مخالفین کا دوسرا رخ دیکھئے۔

امام اوزاعیؒ شام میں رہتے تھے۔ انہوں نے امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں ایسی ویسی بہت سی باتیں سن رکھی تھیں۔ ایک مرتبہ امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد عبداللہ بن مبارکؒ امام اوزاعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا، اے خراسانی! (عبداللہ بن مبارکؒ کی نسبت ہے) ابو حنیفہؒ کون شخص ہے میں نے سنا ہے وہ بہت گمراہ ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں خاموش ہو گیا۔ گھر آیا اور امام ابو حنیفہؒ کے بیان کردہ مسائل پر مشتمل کتاب اٹھائی اور امام اوزاعیؒ کی خدمت میں پیش کر دی۔ انہوں نے مطالعہ کیا تو فرمانے لگے، اے خراسانی! یہ نعمان کون شخص ہے؟ اس کا علمی پایہ تو بہت بلند ہے، اس سے تمہیں استفادہ کرنا چاہئے۔ میں نے کہا کہ یہ وہی امام ابو حنیفہؒ ہیں جن کے متعلق آپ باتیں سنتے رہتے ہیں ان کا چہرہ فق ہو گیا اور کہنے لگے ہم نے کیا سنا تھا حقیقت کیا تھی۔ فرمایا، اے خراسانی! اس کی صحبت اختیار کر اور فائدہ اٹھا۔

نیا رجحان :-

اس وقت انگریزی خواں طبقہ میں یہ بات بڑی تیزی کے ساتھ پھیلائی جارہی ہے کہ کتابیں موجود ہیں، ڈکشنریاں موجود ہیں، تفاسیر موجود ہیں لہذا یونیورسٹی کے طلباء کو مسجد کے امام کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ اپنے شخصی مطالعہ سے قرآن سمجھا جا سکتا ہے۔ بعض تو انٹرنیٹ پر بیٹھ کر تفسیر قرآن سیکھ رہے ہیں۔ اس ملک کے ایک وزیر صاحب کہنے لگے، میرا بیٹا ماشاء اللہ روزانہ انٹرنیٹ (Internet) پر بیٹھ کر

ایک صفحہ کی تفسیر سمجھ لیتا ہے اور وہ اس کو کمال سمجھ کر خوشی سے بیان کر رہے تھے۔ حالانکہ ہدایت پر رہنے کے لئے انہی معانی کو سمجھنا ضروری ہے جو اللہ رب العزت نے خود اپنے کلام کے متعین فرمائے ہیں۔ ہم تعین کرنے والے کون ہیں؟ ہماری کیا حیثیت ہے؟

غیر مسلم انگریز کا واقعہ :-

مجھے ایک مرتبہ ایک انگریز کہنے لگا کہ میں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں میرے چند سوالات ہیں، آپ مجھے ان سوالات کے جوابات صرف قرآن مجید سے دیں۔ میں نے کہا، کیا مطلب؟ کہنے لگا حدیث تو کبھی صحیح ہوتی ہے اور کبھی ضعیف اور قرآن تو ہمیشہ صحیح ہوتا ہے۔ اب ضعیف کا مطلب آج کل کے انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے یہ عربی کا لفظ ہے۔

زبان کے فرق سے معنی بدل جاتا ہے :-

بعض اوقات ایک لفظ عربی میں اور انداز سے استعمال ہوتا ہے اور وہی لفظ اردو میں اور انداز سے استعمال ہوتا ہے، ایک مثال سمجھ لیں۔ عربی میں بندر خوبصورت انسان کو کہتے ہیں جب کہ اردو میں ایک جنگلی جانور کا نام ہے۔ چنانچہ اس وقت امریکہ میں سعودی عرب کے Ambassidor سفیر ہیں ان کا نام ہے بندر بن سلطان مگر جناب وہ اردو کے بندر نہیں بلکہ عربی کے بندر ہیں ہمارے اردو خواں جب یہ نام سنتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں کہ عربی شہزادہ اور نام بندر ہے۔ بتانا صرف یہ ہے کہ لفظ ایک ہے مگر زبان کے فرق سے معنی بدل گیا ہے۔

اسی طرح ذلیل کا لفظ عربی اردو دونوں زبانوں میں مستعمل ہے اردو میں اس کا معنی رسوائی ہے مگر عربی میں اس کا معنی ہے کمزور جیسے قرآن مجید میں ہے " لَقَدْ

نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَ اَنْتُمْ اَذِلَّۃ" تحقیق اللہ تعالیٰ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی اس حال میں کہ تم کمزور تھے۔ اگر یہاں کوئی "اذلۃ" کا مطلب رسوائی لے گا تو گمراہ ہو جائے گا بلکہ وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے لئے ایسا لفظ استعمال کرنا کفر ہے۔ یہاں "اَذِلَّۃ" کا معنی کمزور ہے اسی طرح "ذلہ" کا لفظ اردو زبان میں ایک گالی ہے اگر کسی کو یہ لفظ کہہ دیا جائے تو مرنے مارنے پر تل جاتا ہے لیکن عربی میں اتنے غلط معنی کے لئے استعمال نہیں ہوتا چنانچہ سعودی عرب میں ایک "دلہ" کمپنی ہے جو حرم شریف کی صفائی پر متعین ہے معلوم ہوا لفظ ایک ہے زبان کے بدلنے سے معنی بدل گیا ہے۔ اب سوچئے کہ اردو ترجمہ پڑھ کر ہم قرآن کو کیسے سمجھ پائیں گے۔ اسی لئے علماء کی خدمت میں بیٹھ کر قرآن پاک کو سمجھنا پڑے گا کہ قرآن پاک میں اللہ رب العزت کا منشاء کیا ہے۔ اس لئے قرآن کے بارے میں فرمایا "یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْراً وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْراً" یہ وہ کتاب ہے جو ہدایت بھی بہت سے لوگوں کو دیتی ہے اور گمراہ بھی بہت سے لوگوں کو کرتی ہے۔ جو شخص اپنی منشاء قرآن میں ڈھونڈے گا گمراہ ہو جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کو تلاش کرے گا وہ ہدایت پا جائے گا اس لئے تفسیر قرآن کے بارے میں یہ چند باتیں نہایت اہم ہیں ان کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کر لیں۔

اصطلاحی الفاظ کا مفہوم :-

جب کوئی لفظ اصطلاح بن جاتا ہے تو اس کا ایک خاص معنی متعین ہو جاتا ہے۔ عام معنی نہیں رہتا مجھے یاد ہے کہ جب ہم کالج میں پڑھتے تھے تو ایک پروفیسر فزکس کا لیکچر دینے لگے تو انہوں نے پڑھایا ***Wheat Stone Bridge***- یہ انگلش کا لفظ ہے ایک طالبعلم کہنے لگا ***Wheat*** کا مطلب گندم، ***Stone*** کا مطلب پتھر اور

Wheat کہ بتایا نے استاد پھر ۔ پُل پتھر گندم بنا مفہوم تو ،پُل معنی کا*Bridge* *Stone* ایک سائنسدان تھا جس نے سائنس کا ایک آئیڈیا پیش کیا جو سائنس کے متعلق تھا اس لئے اس کا نام *Wheat Stone Bridge* رکھا۔ اس کا معنی گندم پتھر اور پُل نہیں ہے۔

یہود کی غلطی :۔

اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا مگر یہودیوں نے ناموں کا ترجمہ کرنے کی غلطی کی ہے۔ انکی کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کا نام احمد تھا جس کا معنی انہوں نے کیا *The Praised One* (تعریف کیا گیا) اس سے کون مراد ہے اس کا پتہ کہاں سے چلے گا؟ مثلاً ایک بندے کا نام ہے *Mr.Black* اسے مسٹر کالا تو نہیں کہیں گے۔ اسی طرح جس کا نام *Mr.Brown* ہو اسے مسٹر زرد نہیں کہہ سکتے مسٹر براؤن اور مسٹر بلیک یہ نام ہیں اور ناموں کا ترجمہ نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح جو لفظ اصطلاح بن جاتا ہے اس کے معانی متعین ہو جاتے ہیں تو ضعیف حدیث ایک اصطلاح ہے عوام یہ سمجھتے ہیں کہ ضعیف حدیث کا مطلب ہے غلط حدیث۔ حالانکہ غلط حدیث یا گھڑی ہوئی حدیث کے لئے موضوع کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ دشمنان اسلام نے جو حدیثیں گھڑ کر نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر دیں محدثین نے ان تمام احادیث کو چھانٹ کر علیحدہ کر دیا ہے اور ان کا نام موضوعات رکھا۔

ضعیف حدیث بھی قابل عمل ہوتی ہے :

لیکن احادیث کی کتابوں میں کچھ احادیث ایسی بھی ملیں گی جن کے بارے میں ضعیف لکھا ہوا ہوگا۔ سند پڑھتے ہی بدکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ضعیف حدیث اور

موضوع حدیث میں وہی فرق ہے جو بیمار، زندہ اور مردہ انسان میں ہوتا ہے۔ کمزور اور مردہ انسان میں فرق واضح ہے۔ ضعیف حدیث میں راوی پر کوئی جرح کی گئی ہوتی ہے ورنہ ہوتی وہ بھی حدیث ہی ہے۔ اتنا ہے کہ ضعیف حدیث سے فرائض وواجبات کا استنباط نہیں کر سکتے مگر فضائل میں یہ حدیث اسی طرح قابل عمل ہے جیسے صحیح حدیث قابل عمل ہوتی ہے اس لئے صحاح ستہ میں بھی آپ کو کچھ احادیث ایسی مل جائیں گی۔

نیا فتنہ :-

آج کل ایک نیا فتنہ پیدا ہو گیا ہے کہ اب ترمذی شریف بھی دو طرح کی چھاپ دی گئی ہے ایک صحیح ترمذی دوسری ضعیف ترمذی۔

صحیح ترمذی کا نسخہ دیکھا اس کی ضخامت کم دیکھ کر حیرانی ہوئی نیچے یہ عبارت لکھی ہوئی تھی ''ہم نے ضعیف احادیث اس سے نکال دی ہیں'' انہوں نے ضعیف احادیث کو موضوع احادیث سمجھ کر سرے سے کتاب سے بھی نکال دیا جب یہ لوگ لفظ ضعیف حدیث کو نہیں سمجھ رہے تو آگے حدیث کے معانی سمجھنے میں کیا گل کھلائیں گے۔

جرح کا معیار :-

محدثین کے ہاں جرح کا جو معیار ہے اس پر اگر تولا جائے تو ہم سب مجروح ہیں کیونکہ ان کا معیار بہت بلند تھا۔ اگر کسی بندہ سے زندگی میں ایک مرتبہ بھول ہو گئی تو محدثین اسے اخذ حدیث کے قابل نہیں سمجھتے۔ اس سے کبھی حدیث نہیں لیتے۔ اسی طرح کسی آدمی کو دیکھا کہ ننگے سر بازار میں پھر رہا ہے یہ فساق کا طرز ہے اس عمل کی وجہ سے محدثین اس آدمی سے حدیث نہیں لیتے تھے۔

ایک محدث دور دراز کا سفر کر کے کسی دوسرے محدث کے پاس گئے وہ گھوڑا پکڑ رہے تھے مگر کپڑے میں یا کسی برتن میں کچھ سنگریزے ڈال کر گھوڑے کو اشارہ کیا۔ گھوڑے نے سمجھا کہ دانہ ہے وہ آگیا تو اس شخص نے پکڑ لیا۔ مہمان محدث نے جب یہ دیکھا تو حدیث کی روایت لئے بغیر واپس ہو گئے۔ کسی نے پوچھا، حدیث کیوں نہ لی؟ فرمایا، جو بندہ حیوان کو دھوکہ دے سکتا ہے وہ بندہ حدیث کے بیان کرنے میں بھی دھوکہ دہی سے کام لے سکتا ہے۔ سبحان اللہ۔ اسماء الرجال کے فن میں سات لاکھ محدثین کے حالات زندگی محفوظ ہیں۔ سبحان اللہ یہ سچے کا کلام تھا اللہ تعالیٰ نے سچوں کی زبانی روایت کرا کے ہم تک پہنچایا۔ حدیث رسول بھی اسی زبان سے نکلی ہے جس زبان سے ہمیں اللہ کا قرآن ملا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم قرآن کو تو سچا مانیں اور حدیث پر یقین نہ کریں۔ حالانکہ قرآن و حدیث ایک ہی لسان نبوت سے ملے ہیں اس لئے انکار حدیث دراصل انکار قرآن ہے۔ حجیت حدیث، حقیقت میں حجیتِ پیغمبر کا دوسرا نام ہے۔ قرآن کے معانی و مطالب کو بیان کرنا فریضۂ نبوت ہے۔ قرآن کے انہی معانی و مطالب کا دوسرا نام حدیث ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو علوم نبوت کے حصول کے لئے اپنا وقت فارغ کرتے ہیں اور علماء کی خدمت میں بیٹھ کر اس کتاب کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آیئے قرآن مجید فرقان حمید سے متعلق چند باتیں سمجھ لیجئے۔

اس کتاب کو اللہ رب العزت نے کئی خصوصیات سے نوازا ہے چند بڑی بڑی یہ ہیں۔

1 قوت تاثیر :-

یہ کتاب قوت تاثیر میں دنیا کی تمام کتابوں پر فضیلت رکھتی ہے۔ ایسی تاثیر کہ

کافر بھی سنتے تو متوجہ ہو جاتے۔ اسلئے کہتے تھے "لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ "(اس قرآن کو نہ سنو اور شور مچاؤ تاکہ تم غالب آجاؤ) قوت تاثیر میں یہ کتاب اپنا ثانی نہیں رکھتی، نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ یہی تھی جو بھی آتا اس کے سامنے قرآن پڑھتے تھے۔"قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ تلا عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ" چنانچہ عکاظ کے میلہ میں جب لوگ واپس جا رہے ہوتے آپؐ راستے پر بیٹھ کر قرآن پڑھتے۔ لوگ سنتے اور ایسے متاثر ہوتے کہ گھروں کی بجائے آپ ﷺ کے قدموں میں بیٹھ جاتے۔ دنیا میں ایسی کوئی کتاب نہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہو۔ اس کے الفاظ اور اس کے معانی سینوں میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ ہمارے حضرت مرشد عالمؒ فرماتے تھے کہ دریاؤں کا راستہ کون بناتا ہے جس طرح دریا اپنا راستہ خود بنالیتا ہے اسی طرح یہ قرآن وہ دریائے رحمت ہے جو لوگوں کے سینوں میں اپنا راستہ خود بنالیتا ہے۔ قوت تاثیر میں یہ کتاب دنیا کی تمام کتابوں سے فائق اور بلند ہے۔

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

2۔ سہولت حفظ :۔

سہولت حفظ میں بھی اس کتاب کا کوئی ثانی نہیں ہے، دنیا کی کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جس کے حافظ موجود ہوں مگر یہ وہ کتاب ہے جس کے لاکھوں حافظ موجود ہیں بڑی عمر کے بھی اور چھوٹی عمر کے بھی، کچھ عرصہ پہلے کراچی میں ایک عمر رسیدہ

شخص نے حفظ مکمل کیا جس کی بھویں اور پلکیں تک سفید تھیں مجھے اس کے جسم پر کوئی سیاہ بال نظر نہیں آیا تھا۔ اس بڑھاپے کی عمر میں انہوں نے قرآن پاک کا حفظ مکمل کیا یہ اس قرآن کا اعجاز ہے۔ ہارون الرشید کے سامنے ایک ایسا بچہ لایا گیا جس کی عمر پانچ سال تھی اور وہ قرآن پاک کا حافظ تھا۔ سبحان اللہ! کتاب میں لکھا ہے کہ جب اس کا والد اس بچے کو ہارون الرشید کے سامنے قرآن سنانے کے لئے لایا تو وہ اپنے ابو سے جھگڑ رہا تھا کہ مجھے گڑ کی ڈلی لے کر دو گے یا نہیں باپ کہتا ہے حاکم وقت کو قرآن سناؤ اور بچہ کہتا ہے کہ پہلے یہ بتاؤ کہ گڑ دو گے یا نہیں، سبحان اللہ! عمر اتنی چھوٹی اور حفظ کا یہ عالم کہ ہارون الرشید نے پانچ جگہوں سے سنا اس بچہ نے ٹھیک ٹھیک سنا دیا۔ پانچ سال کا بچہ جو گڑ لینے پر باپ سے جھگڑ رہا ہے الحمد للہ! اَلْحَمْدُ سے لے کر وَالنَّاسِ تک قرآن کا حافظ ہے۔ یہ قرآن پاک کا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے؟ اتنی چھوٹی عمر کے بچے بھی حافظ اور اتنی بڑی عمر کے بوڑھے بھی قرآن پاک کے حافظ ہیں یہ اعجاز صرف اسی کتاب کا ہے۔

3. کثرت تلاوت :-

اس کتاب کی جتنی کثرت سے تلاوت کی گئی ہے دنیا میں اتنی تلاوت کسی اور کتاب کی نہیں کی گئی چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے بارے میں یا کسی اور بزرگ کے بارے میں منقول ہے کہ اپنی وفات سے پہلے اپنے بیٹے کو بلا کر مکان کے ایک کونے میں لے گئے اور فرمایا بیٹا اس جگہ پر گناہ نہ کرنا میں نے اس جگہ پر چھ ہزار مرتبہ قرآن مجید کو مکمل پڑھا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ رمضان المبارک میں تریسٹھ مرتبہ قرآن پاک مکمل کرتے تھے۔ تیس دن میں تیس رات میں اور تین تراویح میں۔ چونکہ بعض لوگوں کو امام اعظم ابو حنیفہؒ سے خدا واسطے کا بیر ہے وہ اس بات پر بڑا اعتراض کرتے ہیں کہتے

ہیں دیکھو جی! تریسٹھ قرآن کون پڑھ سکتا ہے؟ یہ تو دور زمانے کی بات ہے آیئے ہم آپ کو قریب زمانے کے اکابرین کا عمل پیش کرتے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے اپنی ذمہ داری سے جو کتاب لکھوائی اس کا نام یادِ ایام ہے اس میں فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں جو پارہ میں نے تراویح سنانا ہوتا تھا دن میں اسے تیس مرتبہ پڑھ لیا کرتا تھا۔

فَأُولٰئِكَ اٰبَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ
اِذَا جَمَعَتْنَا يَا جَرِيْرُ الْمَجَامِعُ

Book of Record انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا Incyclopeadia Of Britanica میں پڑھا کہ ترکی کے ایک عبداللہ نامی شخص نے تیس آدمیوں کی موجودگی میں آٹھ گھنٹوں میں قرآن پاک پڑھا مگر ہمارے ملکوں میں ریکارڈ اس سے زیادہ بہتر ہے۔ ایک مرتبہ بنوں کے دینی مدرسہ میں حاضری ہوئی وہاں ایک عالم بڑے متقی پرہیز گار اور باخدا انسان ہیں اور اس عاجز سے محبت کا تعلق رکھتے ہیں ان کے مدرسہ میں ضبط قرآن کے لئے گردان بڑی مضبوط اور مشہور ہے۔ میں نے ان کی شہرت کا سبب پوچھا تو کہنے لگے ہم محنت اتنی کرواتے ہیں کہ پورا قرآن اچھی طرح یاد ہو جاتا ہے میں نے پوچھا کہ امتحان کیسے لیتے ہیں؟ کہنے لگے ہمارا تو یہ اصول ہے کہ ہم پانچ استاد بیٹھ جاتے ہیں اور بچے سے کہتے ہیں کہ پورا قرآن سناؤ "آسان ٹیسٹ ہے،، قرآن سنانے میں جتنی جگہ غلطی ہوتی ہے یا اٹکن پیش آتی ہے۔ اٹکن کہتے ہیں روانی میں پڑھتے پڑھتے بندہ اٹک جائے تو پھر دوبارہ پڑھتے ہیں۔ وہ استاد غلطی بھی لکھتے ہیں اور اٹکن بھی لکھتے ہیں اور وقت بھی نوٹ کرتے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک بچہ دکھایا جس کے ریکارڈ میں تحریر تھا کہ اس بچے نے پانچ اساتذہ کی موجودگی میں چھ گھنٹے اور بنتیس

منٹ میں اس طرح قرآن سنایا کہ نہ کوئی مشابہ لگا، نہ کوئی اٹکن پیش آئی۔ سبحان اللہ یہ بھی قرآن کا معجزہ ہے۔ یہ قراء کا کمال نہیں ہے۔ یہ کمال قرآن کا ہے کہ اتنے اچھے انداز سے پڑھا جاتا ہے۔

4. انبیا کرامؑ سے الزامات کو دور کرنے والی کتاب :-

انبیا کرامؑ پر جو الزام لگائے گئے اللہ رب العزت نے اس کتاب کے ذریعے ان الزامات کے جوابات دے دیئے۔ قوم نے حضرت صالحؑ پر الزام لگایا، حضرت موسیٰؑ کو بھی نشانہ بنایا گیا اس کتاب کے ذریعے کفار کے الزامات اور اعتراضات کی قلعی کھول دی گئی۔ حتیٰ کہ ایک جھوٹے نے نبی اکرم ﷺ پر بھی کچھ باتیں کیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو تسلی دی اور الزام لگانے والے کی اوقات بھی کھول دی۔ "وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍo هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ ۢ بِنَمِيمٍo مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍo عُتُلٍّ ۢ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ "(آپ کسی ایسے شخص کے کہنے میں نہ آئیں جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل الاوقات ہے، طعن آمیز شرارتیں کرنے والا، چغلیاں لئے پھرنے والا، مال میں بخل کرنے والا، حد سے بڑھا ہوا بدکار، سخت خُو اس کے علاوہ وہ بدذات ہے)۔

5. قوت استدلال میں بے مثال :-

یہ کتاب قوت استدلال میں بھی لاثانی ہے ایسا استدلال کہ عقل دنگ رہ جائے۔ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ یقین کرو بڑے بڑے کفار اس قرآن کے جواب سے عاجز آگئے۔ یہ اللہ کا کلام ہے شاہانہ کلام ہے۔ دوران تلاوت اسلوب بیان بتاتا ہے یہ شاہانہ کلام ہے۔ "هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا" انداز تو دیکھو! کیسا شاہانہ ہے "فَجَعَلَهُ

نَسَبًا وَ صِهْرًا وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا" کیا عجیب کلام ہے ایک ایک لفظ دل میں اتر جاتا ہے کیسی عظمت ہے تو قوت استدلال میں بھی اس کا کوئی ثانی نہیں ۔ "كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ" کیسی ٹھوس بات ہے یہ انداز صرف اللہ تعالیٰ ہی اختیار فرما سکتے ہیں ایسی ٹھوس بات جس میں کمزوری کا کوئی شائبہ ہی نہیں ہے ۔ "كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ"۔

6۔ مونس و غمخوار کتاب :-

پریشان حال اور غمزدوں کو تسلی دینے والی کتاب ہے۔ اور تو اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کو اس کتاب کے پڑھنے سے تسلی مل جاتی تھی "كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ" فرمایا کہ میرے محبوب ﷺ! ہم تھوڑا تھوڑا قرآن اس لئے نازل کرتے ہیں تاکہ آپ کے دل کو تسلی مل جائے۔ یہ دلوں کو تسلی دینے والی کتاب ہے۔ کبھی آپ بڑے غمزدہ ہوں تو یہ نسخہ آزما کے دیکھیں۔ میرے دوستو! آپ اگر اپنے کاروبار کی وجہ سے پریشان ہوں یا اپنے گھر میں کسی بندے کے رویہ کی وجہ سے پریشان ہوں تو آپ اس حالت میں اللہ کے قرآن کو پڑھنا شروع کر دیں چند صفحات پڑھنے کے بعد آپ کو یہ کتاب سکون مہیا کرے گی۔ آپ کے تمام غم غلط ہو جائیں گے ہمارے اسلاف اسے رات کی تنہائیوں میں پڑھتے تھے اور سکون حاصل کرتے تھے آپ بھی اسے پڑھے دلوں کو تسلی ملے گی۔

7۔ لَايَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ :-

اس کتاب کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے ساری عمر مفسرین اس کتاب کے سمندر میں غوطہ زن رہے ہر مرتبہ انہیں نئے نئے موتی ملتے رہے مگر وہ اس کے تمام اسرار و رموز کا احاطہ نہ کر سکے۔ اس میں ہر بندے کو اپنے فن کی باتیں نظر آتی ہیں مثلاً ایک آدمی اگر ڈاکٹر ہے تو اسے ڈاکٹری کی باتیں نظر آئیں گی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے انسان کو پیدا فرمایا **"فَجَعَلْنٰهُ سَمِيعًا بَصِيْرًا"** سمیع اور بصیر بنایا ڈاکٹر اسے پڑھتا ہے تو یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ کان پہلے بننے چاہئے اور آنکھیں بعد میں۔ تحقیق اور ریسرچ کے بعد معلوم ہوا کہ شکم مادر میں بچے کے کان پہلے بنتے ہیں اور آنکھیں بعد میں۔ سائنس کا یہ ایک **Fact** ہے کہ انسان کے پورے جسم میں سب سے پہلے جو عضو مکمل ہوتا ہے وہ کان ہے سب سے پہلے دل نہیں بنتا۔ زبان نہیں بنتی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ سر کو توازن میں دماغ رکھتا ہے۔ کانوں کے اندر پانی کی ٹیوبیں ہوتی ہیں۔ پانی کا لیول بدلنے کا سگنل دماغ کو ملتا ہے دماغ فیصلہ کرتا ہے کہ سر کا توازن ٹھیک نہیں ہے۔ بڑھاپے میں اس سسٹم کی خرابی کی وجہ سے لوگوں کے سر ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور انہیں خبر بھی نہیں ہوتی۔ چونکہ توازن کے قیام کے لئے دماغ کو سگنل کان کے ذریعے ملتا ہے اس لئے سب سے پہلے کان بنائے گئے۔

ایک کینیڈین ڈاکٹر نے کتاب لکھی جس کا نام ہے ''آیات قرآنی اور جدید سائنس،، اس نے قرآن پاک کی پندرہ آیات پر سائنس کی روشنی میں بحث کی ہے۔ آج سائنس اس حقیقت کو ثابت کر رہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال پہلے اپنے محبوب کو عطا فرمائی۔

اب اگر کوئی انجینئر ہے تو اسے انجینئرنگ کے متعلق باتیں نظر آئیں گی۔ ایک

صاحب کہنے لگے سول انجینئرنگ کا تذکرہ بھی قرآن میں ہے۔ جب سکندر ذوالقرنین نے دیوار بنائی تو اس نے کہا تھا کہ "اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ" مجھے لوہے کے ٹکڑے دیجئے اس کا مطلب ہے کہ لوہا سیمنٹ کا استعمال پہلے سے ہے۔ اسی کو کنکریٹ کہتے ہیں۔ کہنے لگا، ہم بھی تو لوہا ہی باندھتے ہیں۔ اس نے کہا لوہے کے ٹکڑے سے مراد لوہے کے سریے ہیں اجی سریے کا تذکرہ قرآن میں ہے۔ ایک مرتبہ گلشن حبیب کراچی سٹیل مل میں بیان تھا، تو انہوں نے اوپر لکھا ہوا تھا" وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ" اب حدید والوں کو قرآن میں بھی حدید نظر آگیا ہے۔ سبحان اللہ!

ایک ریاضی کے پروفیسر کہنے لگے کہ جمع تفریق اور ضرب کا تصور قرآن نے دیا ہے۔ سورۃ کھف میں ہے "وَازْدَادُوْا تِسْعًا" تین سو اور نو زیادہ کر لو یعنی جمع کر لو۔ اسی طرح حضرت نوحؑ کے بارے میں فرمایا "اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا" کہ ہزار میں سے پچاس کو کم کر لو یہ تفریق کا تصور ہے۔ اسی طرح ضرب کا تصور بھی قرآن میں ہے فرمایا" وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ" (اللہ جس چیز کو چاہتا ہے بے حساب کئی گنا کر دیتا ہے)۔

بیرون ملک میں چونکہ عنوان بھی اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ سائنسدانوں سے واسطہ پڑتا ہے اور سائنسدانوں کو جواب دینا ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک سائنسدان کہنے لگا کہ ہم نے قرآن مجید میں ایٹم اور مالیکیول کا تصور بھی ڈھونڈ لیا ہے۔

اس کتاب کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہونگے۔ پڑھنے والے پڑھتے رہیں گے، غور کرنے والے غور کرتے رہیں گے، طلب والے قرآن کے موتیوں اور ہیروں سے جھولیاں بھرتے رہیں گے، اپنی زندگیاں گزار کر جاتے رہیں گے اور یہ

سمندر کی طرح بہتا رہے گا۔

8۔ لا تشبع منه العلماء :-

علماء کے دل اس سے کبھی بھرتے نہیں ہیں قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ اسے جتنا پڑھو گے ذوق و شوق اتنا ہی بڑھے گا۔ لہذا یہ دنیا کی وہ کتاب ہے جس سے علماء کے دل کبھی سیراب نہیں ہوتے۔ اللہ رب العزت اس کتاب کے پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo